بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منظرات

افسوس ہے کہ پچھلے دنوں نواب حاجی حمید اللہ خاں کا جو عام طور پر نواب بھوپال کے نام سے مشہور تھے انتقال ہو گیا۔ مرحوم اپنی سمجھ بوجھ علمیت و لیاقت۔ اور تدبر و دور اندیشی کی وجہ سے تقسیم ہند سے پہلے کے والیانِ ریاست میں ایک ممتاز مقام و مرتبہ رکھتے تھے اور اسی وجہ سے حکومت میں بھی ان کا بڑا وقار تھا اور پبلک میں بھی بڑے ہردلعزیز تھے۔ مرحوم کی والدہ ماجدہ خود ایک مثالی خاتون تھیں۔ انھوں نے بیٹے کی تربیت ایسے انداز سے کی تھی کہ وہ دوسرے والیانِ ریاست کے لئے نمونہ کا کام دے۔ چنانچہ عام والیانِ ریاست کی اولاد کے برخلاف مرحوم نے مدرسۃ العلوم علی گڈھ میں تعلیم پائی اور یہاں جب تک رہے عام طالب علموں کی طرح سب سے گھل مل کر رہے۔ ایک خاص خاندانی ماحول میں نشو و نما پانے کے علاوہ علی گڈھ کی فضا میں اُن کی جو ذہنی اور دماغی تربیت ہوئی، اسی کا اثر یہ تھا کہ وہ قومی اور ملکی معاملات کے علاوہ مسلمانوں کے تعلیمی اور دینی معاملات میں بھی بڑی دلچسپی لیتے تھے اور ان کاموں کی عملاً مدد کرتے تھے۔ چنانچہ دار العلوم دیوبند، مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، ندوۃ العلماء لکھنؤ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، یہ سب ادارے مرحوم کے فیضِ کرم و توجہ کے ممنون تھے۔ مسلم یونیورسٹی کے چانسلر اور والیانِ ریاست کی انجمن کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ مرحوم کے ذاتی اوصاف و کمالات اور پھر اُن کی خاندانی روایات کی وجہ سے "بھوپال" اربابِ علم و ادب، مسلمان علماء و فضلاء، شعراء اور اصحابِ فن کی امیدوں اور تمناؤں کا جو لانگاہ بن گیا تھا۔ ریاست بھوپال تو پہلے ہی ختم ہو گئی تھی۔ تاہم اُن کی ذات سے بھوپال کی قدیم روایات کی بھولی بسری یاد ذہن میں کبھی کبھی اجاگر ہو جاتی تھی۔ اب یہ سہارا بھی گیا۔ سدا رہے نام اللہ کا! خاتمہ بھی بڑا ہی اچھا ہوا۔ نماز پڑھتے پڑھتے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اللّٰھمّ اغفر لہ وارحمہ رحماً کبیراً۔

حضرت دل شاہجہاں پوری بڑے پایہ کے قدیم اساتذۂ شعر و سخن میں سے تھے۔ فنی اعتبار سے مسلمہ طور پر جانشین امیر مینائی تھے۔ نظام حیدر آباد نے بھی از راہ قدر دانی اُن کو اعتبار الملک کا خطاب دیا تھا۔ اُن کی شاعری کا اصل میدان تغزل تھا۔ اگرچہ قدرت ہر صنف پر رکھتے تھے۔ "نغمۂ دل" اور "ترانۂ دل" نام سے اُن کے کلام کے دو مجموعے شائع ہو کر عوام و خواص میں مقبول ہو چکے ہیں۔ اُن کے تلامذہ کی تعداد جن میں اب بعض خود استاد ہیں سینکڑوں تک پہنچی ہو گی۔ شعر و سخن کے علاوہ موصوف اونچے درجہ کے طبیب